شاعر
سیّد نفیس الحسینی نفیس
(1933-2008)

سبق: ۲ نعت

شاعر کا تعارف

سید انور حسین، المعروف بہ سیّد نفیس الحسن الحسینی نفیس، سیّد القلم اور نفیس رقم کے نام سے بھی معروف تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں سولہ مرتبہ قرآن پاک کی کتابت کی۔ آپ کی جائے ولادت تحصیل ڈسکہ میں موضع گھوڑیالہ ہے اور آپ کا سلسلہ نسب پندرہ واسطوں سے حضرت خواجہ گیسو دراز تک پہنچتا ہے۔ آپ نے اپنے نواحی گاؤں بھوپال والا سے 1946ء میں مڈل، سٹی مسلم ہائی اسکول لائل پور (فیصل آباد) سے 1948ء میں میٹرک، گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے 1950 میں ایف۔ اے اور 1953ء میں اورینٹل کالج لاہور سے منشی فاضل کے امتحانات پاس کیے۔

سیّد انور حسین کا گھرانا فنِ خطاطی کا مرکز تھا اور آپ کو چھوٹی عمر ہی سے خطاطی کا شوق تھا۔ آپ کے والد صاحب جب خطاطی کرتے تو آپ ان کے دائیں جانب کھڑے ہو جاتے اور انھیں کتابت یا خطاطی کرتے دیکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ سکول کے ابتدائی دور میں آپ کی لکھائی ہم جماعت طلبہ سے بہت اچھی تھی اور وہ آپ سے اپنی کاپیوں پر اپنا نام لکھواتے تھے۔ اس حوالے سے آپ کا آبائی پیشہ خوش خطی تھا۔

اس ضمن میں آپ نے بذاتہٖ خطِ نسخ، خطِ نستعلیق، خطِ دیوانی، خطِ ثلث، خطِ رقاع اور خطِ کوفی میں متعدد فن پاروں کے علاوہ کلامِ اقبال پر نستعلیق جلی میں بڑے دل کش انداز میں خطاطی کے فن پارے تخلیق کیے جو ایوانِ اقبال' میں آویزاں ہیں۔ آپ کو عجائب گھر لاہور اور خانہ کعبہ کے دروازے پر بھی خطاطی کرنے کا شرف حاصل ہے۔ اسی بنا پر حکومتِ پاکستان کی طرف سے آپ کے فن کے اعتراف میں 1986ء میں پرائیڈ آف پرفارمنس کا اعزاز حاصل ہوا۔

سیّد نفیس الحسینی نفیس کا میلانِ طبع اوائل عمری ہی سے شاعری کی طرف تھا۔ اس ضمن میں ان کے تین نعتیہ شعری مجموعے "گلہائے نقش"، "برگِ گل"، اور "نفائس النبی ﷺ" جن کی کتابت بھی آپ نے خود کی تھی، بڑے اہتمام سے شائع ہوئے۔ ان تینوں مجموعوں کا تمام تر کلام عشق وعقیدت کے جذبات سے لبریز ہے۔ "برگِ گل" میں حمد و نعت، ساقیِ کوثر، تجھ سا کوئی نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک، یادِ مدینہ، ارمغانِ مدینہ، انوارِ مدینہ، آرزوئے حسرت، صحنِ حرم، پیام آہی گیا اور میں تو اس قابل نہ تھا، جیسا کلام شامل ہے جو عشق و محبت کے وفورِ جذبات کا حامل ہے۔

نظم کا خلاصہ

خلاصہ

اے رسولِ امین ﷺ خاتم المرسلین ﷺ ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ براہیمی و ہاشمی لقب والے، آپ ﷺ عالی حسب و نسب والے، قبیلہ قریش کے سب سے معزز فرد ہیں۔ پہلے دنیا کی محفل سجائی گئی پھر آپ خاتم النبیین ﷺ کا ظہور ہوا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اولین و آخرین کے امام ہیں۔ سدرۃ المنتہیٰ اور قاب قوسین سے بھی آگے آپ خاتم النبیین ﷺ کی منزل ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ خدا کے قریب ہیں اور خدا آپ خاتم النبیین ﷺ کے قریب ہے۔ کہکشائیں آپ خاتم النبیین ﷺ کے تاجِ رسالت کی روشنی ہیں۔ معراج کی رات دراصل آپ خاتم النبیین ﷺ کی زلفِ تاباں کا استعارہ ہے۔ لیلۃ القدر آپ خاتم النبیین ﷺ کی منور جبین کا استعارہ ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی مدح و ثنا کما حقہٗ بیان کرنا میرے بس میں

parho.pk

نہیں، میرے دل کو حوصلہ نہیں پڑتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے خلفائے راشدین کی شان دنیا پر واضح ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے یہ جانشین عدل وانصاف کے پیکر ہیں۔ اے دو جہانوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہستی، عاشقوں کے محبوب، میری جانِ حزیں آپ خاتم النبیین ﷺ کو تلاش کر رہی ہے۔ بلاشبہ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسا کوئی نہیں۔

مرکزی خیال

دنیا میں کوئی آپ خاتم النبیین ﷺ کا ہمسر نہیں۔ خدا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کی ذات میں تمام اوصافِ حمیدہ جمع فرما دیے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ اوّلین و آخرین کے امام ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسائی عرش تک ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی مکمل مدحت کسی کے بس میں نہیں۔

اشعار کی تشریح

شعر نمبر 1

اے رسولِ امیںؐ خاتم المرسلیںؐ، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
ہے عقیدہ یہ اپنا بہ صدق و یقیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حل لغت

رسولِ امیں (دیانت دار رسول) خاتم المرسلیں (تمام نبیوں کی نبوت ختم کرنے والے مراد محمد خاتم النبیین ﷺ آخری رسول)
عقیدہ (پختہ یقین) بہ صدق و یقین (سچائی اور یقین کے ساتھ)

مفہوم

اے اللہ کے رسول خاتم النبیین ﷺ آپ صادق و امین اور خاتم الانبیا ہیں، ہمارا عقیدہ ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام سے مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین ﷺ سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر دل کی گہرائی سے آنحضور خاتم النبیین ﷺ سے عقیدت اور ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ وہ انتہائی ادب واحترام سے نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کو "رسول امیں" اور "خاتم المرسلیں" کہہ کر یاد کرتا ہے۔ "رسول امیں"، وہ ہستی ہیں جو سچائی اور امانت کا کامل نمونہ ہیں جن پر دشمن بھی بھروسا کرتے تھے۔ "خاتم المرسلین" کا مطلب ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ اللہ کے آخری نبی ہیں، آپ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔ شاعر یقینِ کامل سے اعلان کرتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسا نہ کوئی ہوا ہے اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ یہ محض ایک جذباتی دعویٰ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے جس کا دنیا بھی اعتراف کرتی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ پوری دنیا کو دیکھ لیا جائے، سب زمانوں کو چھان لیا جائے تب بھی

parho.pk

حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی مثال نہیں مل سکتی۔ نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا مقام سب سے بلند اور سب سے جدا ہے۔ یہ وہ صدا ہے جو ہر سچے عاشقِ رسول ﷺ کے دل سے نکلتی اور پورے جہان میں گونجتی ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر حضور اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی مدحت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم خدا کے صادق و امین رسول ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نبوت سے پہلے بھی سچے اور امانت دار مشہور تھے۔ قول و قرار کو پورا کرنے والے تھے۔ لوگ اپنی امانتیں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے پاس رکھواتے تھے۔ تجارتی لین دین اور ذاتی معاملات میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی امانت داری بے مثال تھی۔ خدا نے آپ ﷺ کو نبوت سے سرفراز فرمایا تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے دیانت داری سے خدا کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے دشمن بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے اخلاق اور صدق و امانت کی گواہی دیتے تھے۔ نضر بن حارث جو قریش کے بڑے رئیس تھے وہ کہتے ہیں:

''محمدؐ ہمارے سامنے پل بڑھ کر جوان ہوئے۔ خدا کی قسم! وہ ہم میں سب سے سچے، شریف اور دیانت دار ہیں۔''

بقول ماہر القادری:

کردار کا یہ حال صداقت ہی صداقت ‌ ‌ ‌ ‌ اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآن ہی قرآں

شاعر نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کی دوسری صفت ''خاتم المرسلین'' بیان کی ہے۔ جس کا مطلب آخری رسول ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا۔ اب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا۔ اس لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کو خاتم المرسلین کہا جاتا ہے۔ یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ مہر بند ہو گیا۔ جس طرح کسی چیز کو مہر لگا کر سیل (بند) کر دیا جاتا ہے کہ اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکلے اور باہر سے کوئی چیز اندر داخل نہ ہو، اسی طرح محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبوت و رسالت کا سلسلہ مہر بند کر دیا۔ اب رہتی دنیا تک اس سلسلہ میں باہر سے کوئی نیا نبی اور رسول داخل نہیں ہو سکتا اور اس سلسلہ میں موجود کسی نبی و رسول کو باہر نکالا نہیں جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے نبیوں اور رسولوں کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا وہ محمد رسول اللہ پر پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا: چناں چہ ارشاد فرمایا:

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين

ترجمہ: محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں مگر ہاں وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ (سورہ احزاب: 40)

اب آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ وحی کا سلسلہ آپ ﷺ کے بعد بند ہو گیا۔ اب آپ ﷺ ہی تمام انسانیت کے ہادی و مسیحا ہیں اور رہتی دنیا تک آپ ﷺ ہی رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کا فرمان مبارک ہے:

انا خاتم النبيين لانبى بعدى (حدیث)

''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں''

اور بقول مولانا ظفر علی خاں:

ہوئی تکمیلِ دیں تم سے کہ ختم المرسلیں تم ہو ‌ ‌ ‌ ‌ رسالت ہے اگر انگشتری اس کے نگیں تم ہو

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ یہ میرا عقیدہ اور پختہ یقین ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم جیسا دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم بطور انسان اور بطور نبی و رسول ہر لحاظ سے بے مثال ہستی ہیں۔ آپ ﷺ ہر اعتبار سے کامل، اکمل اور مکمل انسان ہیں۔ آپ ﷺ انسان تو ہیں مگر عظیم الشان ہیں۔ نبی اور رسول تو ہیں مگر امام الانبیا اور خاتم الرُّسل بھی ہیں۔ اسی

طرح آپ ﷺ بشر تو ہیں مگر خیر البشر ہیں۔ الغرض آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ بقول شاعر:

محمدؐ کا ہمسر جہاں میں نہیں ہے — زمیں میں نہیں، آسماں میں نہیں ہے
محمدؐ کو جو دی فضیلت خدا نے — وہ ہرگز کسی کی جہاں میں نہیں ہے

شعر میں ''تجھ سا کوئی نہیں'' کی تکرار سے شعر کا صوتی حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت استعمال ہے۔ شعر میں زبردست روانی اور موسیقیت ہے۔ ''رسولِ امیں'' اور ''خاتم المرسلیں'' کے القابات سے شعر کی معنویت بڑھ گئی ہے۔

شعر نمبر 2

اے براہیمی و ہاشمی خوش لقب، اے تُو عالی نسب، اے تُو والا حسب
دُودمانِ قریشی کے دُرِ ثمیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حلِ لغت

براہیمی (حضرت ابراہیم کی نسبت والے)، ہاشمی (ہاشم کی نسبت والے)، خوش لقب (اچھے لقب والے)، عالی نسب (باپ کی طرف سے اونچے خاندان والے)، والا حسب (ماں کی جانب سے بلند مرتبہ خاندان والے، شرف والے، عالی نسل)، دودمانِ قریشی (قبیلہ قریش)، دُرِ ثمیں (قیمتی موتی)

مفہوم

اے نبی آپ ﷺ خوب صورت براہیمی و ہاشمی لقب والے ہیں، آپ ﷺ عالی حسب و نسب والے خاندانِ قریش کے معزز فرد ہیں۔ آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین ﷺ سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر کے پہلے مصرع میں شاعر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اعلیٰ خاندان اور شجرۂ نسب کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ رسول خاتم النبیین ﷺ کا سلسلۂ نسب حضرت ابراہیم علیہ السلام تک جاتا ہے جس پر تمام سیرت نگار متفق ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے جلیل القدر پیغمبر تھے، انھیں جد الانبیا بھی کہا جاتا ہے۔ اس نسبت سے شاعر نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو بُراہیمی لقب کہا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا ایک خوب صورت لقب ہاشمی بھی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کا خاندان آپ کے پردادا ہاشم کی نسبت سے بنو ہاشم کہلاتا ہے۔ اس نسبت سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو ہاشمی بھی کہا جاتا ہے۔ ہاشم کا اصل نام تو عَمرو تھا۔ وہ بے حد سخی اور مہمان نواز تھے۔ قحط کے زمانے میں وہ ملک شام سے خشک روٹیاں منگوا کر حاجیوں کو بڑے بڑے پیالوں میں چُور کر کے کھلاتے تھے۔ اس وجہ سے لوگوں نے انھیں ہاشم (یعنی روٹیاں چور کر کے کھلانے والا سخی) کہنا شروع کر دیا۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ اے نبی خاتم النبیین ﷺ! آپ خاتم النبیین ﷺ حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہیں۔ حسب ماں کی جانب سے خاندان کو کہتے ہیں جب کہ نسب باپ کی جانب سے خاندان کو کہتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ عالی حسب اور عالی نسب ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے شجرۂ نسب میں حضرت عبداللہؓ سے آدم علیہ السلام تک آپ ﷺ کے سبھی والدین اعلیٰ اخلاق و اطوار کے مالک تھے۔ ان میں کوئی اخلاقی برائی نہیں پائی جاتی تھی۔ وہ سب

parho.pk

سخاوت، رحم دلی اور خدمتِ خلق میں بے مثل تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی والدہ کا نام حضرت آمنہؓ بنت وہب تھا۔ جن کا تعلق قبیلہ قریش کی ایک شاخ بنوزہرہ سے تھا۔ اس طرح والد اور والدہ دونوں جانب سے آپ ﷺ ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ دونوں نسبتیں اعلیٰ ہیں۔ ایک دوسرے شعر میں سید نفیس الحسینی کہتے ہیں:

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے، جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے
اے ازل کے حسیں، اے ابد کے حسیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تشریح طلب شعر کے دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم قبیلہ قریش کے دُرِ ثمین (گوہرِ بے بہا) ہیں۔ قبیلہ قریش مکہ کا سب سے معزز قبیلہ تھا۔ قریش کے کئی معنی بیان کیے جاتے ہیں۔ قریش "قرش" سے ہے، جس کے معنی سمندر کی بڑی مچھلی، بہادر لوگ، لوگوں کو جمع کرنے والے اور تجارت پیشہ لوگ وغیرہ ہیں۔ قریش عرب کا مشہور، طاقت ور قبیلہ تھا جو تجارت کے پیشے سے منسلک تھا۔ قبیلہ قریش کی بہت سی شاخیں تھیں جن میں سے بنوہاشم سب سے زیادہ معزز تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا تعلق قبیلہ قریش کی اسی شاخ (بنوہاشم) سے تھا۔ خانہ کعبہ کی تولیت (نگرانی، سربراہی) انھی کے سپرد تھی۔ اس لحاظ سے انھیں معاشرے میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ شاعر کہتا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم قبیلہ قریش کے گوہرِ بے بہا یعنی موتیوں میں بھی سب سے اعلیٰ موتی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہیں۔ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا فرمان ہے:

"بے شک اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی اولاد سے اسماعیل کو چن لیا اور بنی اسماعیل سے بنوکنانہ کو منتخب کیا پھر بنوکنانہ سے قریش کو، قریش سے بنوہاشم کو اور بنوہاشم سے مجھے منتخب کیا۔" (ترمذی)

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ اے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ خدا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات کو تمام اعلیٰ خوبیوں سے آراستہ کیا۔ آپ حسن و جمال میں بے مثال اور خاندانی وجاہت و شرافت میں باکمال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں تمام ظاہری و باطنی اعلیٰ اوصاف رکھ دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا حسب و نسب انتہائی اعلیٰ اور افضل ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم میں فصاحت و بلاغت، سخاوت و شجاعت، متانت و وقار، امانت و دیانت جیسی خوبیاں بدرجۂ اتم تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم انتہائی ملنسار، محبت و الفت اور لطف و کرم کرنے والے، عفو و درگزر کرنے والے، رحم دل اور اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔ الغرض آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم انسانوں میں سب سے بہترین انسان ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ایسے انسان ہیں کہ جن کی ذات اور صفات میں مُصوّرِ حقیقی نے تمام جمال و کمال جمع کر دیے۔ جس کی مثال نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے۔ شاعرِ رسول حضرت حسانؓ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مدحت میں فرماتے ہیں:

"آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے زیادہ حسین میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے زیادہ جمیل کسی عورت نے جنا ہی نہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہر عیب سے پاک و صاف پیدا کیے گئے، گویا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اس طرح پیدا کیے گئے جیسا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے خود چاہا۔" بقول شاعر:

وہ کمالِ حسنِ حضورؐ ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں　　یہی پھول خار سے دور ہے، یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

شعر میں "براہیمی، ہاشمی" اور "لقب، نسب، حسب" کے الفاظ میں ایک خاص صوتی آہنگ اور موسیقیت ہے۔ مصرع ثانی میں "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار سے شعر کا صوتی حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت نمونہ ہے۔

شعر نمبر 3

بزم کونین پہلے سجائی گئی، پھر تری ذات منظر پہ لائی گئی
سیدالاولیں، سیدالآخریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حل لغت

بزم کونین (دنیا کی محفل)، سیدالاولیں (اولین کے سردار)، سیدالآخریں (آخرین کے سردار)

مفہوم

پہلے دنیا کی محفل سجائی گئی اس کے بعد آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ظہور ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اولین و آخرین کے امام ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ظہور کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ شعر کے پہلے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کائنات کو بنانے کا ارادہ فرمایا تو سب سے پہلے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا نور تخلیق فرمایا۔ لیکن دنیا میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ظہور سب پیغمبروں کے آخر میں ہوا۔ جس وقت دنیا تاریخ کے دور میں داخل ہوگئی اور دنیا کی یہ محفل سج گئی تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا اس دنیا میں ظہور ہوا۔ جس طرح کسی جلسہ یا محفل میں معزز اور خاص ہستی سب سے آخر میں تشریف لاتی ہے کہ جب محفل جم جائے اور مجمع وسیع ہو جائے۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی سب پیغمبروں اور رسولوں کے آخر میں تشریف لائی۔ شاعر کہتا ہے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم وجہ تخلیقِ کائنات ہیں، کائنات کی ہر چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر بنائی گئی۔ ہر شے کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم ہی کے دم سے ثبات ہے۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو پیدا نہ فرماتا۔ جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہوتا ہے:

"میرے پاس جبرائیلؑ امین حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ نہ ہوتے تو جنت و دوزخ نہ بنائی جاتیں"۔ (دیلمی)

اور بقول مولانا ظفر علی خاں:

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا — سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

لیکن اس سب کے باوجود دنیا میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کا ظہور سب رسولوں اور پیغمبروں کے آخر میں ہوا۔ بقول پروفیسر کرم حیدری:

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے، نقشِ روئے محمدؐ بنایا گیا — پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی، بزمِ کون و مکاں کو سجایا گیا

تشریح طلب شعر کے دوسرے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اولین کے بھی امام ہیں اور آخرین کے بھی امام ہیں۔ یعنی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم پہلے لوگوں کے لیے بھی رشد و ہدایت کے امام اور رہبر ہیں اور اپنے بعد قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے بھی رشد و ہدایت کے امام و رہبر ہیں۔ ہر نبی اور رسول نے اپنی امت کو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی آمد کی بشارت دی اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی اطاعت و فرماں برداری کا حکم دیا۔ ہر آسمانی

کتاب اور صحیفے میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو انسانیت کا مسیحا کہا گیا اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی آمد کی نوید سنائی گئی۔ معراج کی شب مسجد اقصیٰ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم نے تمام انبیا و رسل کی امامت کرائی۔ اب قیامت تک کے انسانوں کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی رہبر و رہنما اور مسیحا ہیں۔ آپ ﷺ ہی انسانیت کی ہدایت کا سرچشمہ ہیں۔ آپ ﷺ ہی کی اطاعت و فرماں برداری میں انسانیت کی نجات ہے۔ بقول شاعر:

دونوں عالم میں تجھے مقصود گر آرام ہے　　　اس کا دامن تھام لے جس کا محمدؐ نام ہے

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بطور انسان اور بطور نبی و رسول ہر لحاظ سے بے مثال ہستی ہیں۔ آپ ﷺ ہر اعتبار سے کامل، اکمل اور مکمل انسان ہیں۔ آپ ﷺ انسان تو ہیں مگر عظیم الشان ہیں۔ نبی اور رسول تو ہیں مگر امام الانبیا اور خاتم الرُّسل بھی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ بشر تو ہیں مگر خیر البشر ہیں۔ الغرض آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم جیسا کوئی نہیں ہے۔

شعر فنی محاسن سے بھرپور ہے۔ مصرع اولیٰ میں "سجائی گئی" اور "لائی گئی" کے الفاظ ہم قافیہ ہیں۔ جس سے شعر میں ترنم اور موسیقیت پیدا ہوتی ہے۔ مصرع ثانی میں "سید الاولیں" اور "سید الآخریں" کے متضاد الفاظ سے ایک خاص حسن اور معنویت پیدا ہو گئی ہے۔ یہ صنعتِ تضاد ہے۔ اسی طرح "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار سے شعر کا صوتی حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت استعمال ہے۔ شعر میں زبردست روانی اور موسیقیت ہے۔ "رسولِ امیں" اور "خاتم المرسلیں" کے القابات سے شعر کی معنویت بڑھ گئی ہے۔

شعر نمبر 4

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ رہ گزر میں تری، "قابَ قوسین" گردِ سفر میں تری
تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حل لغت

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ (ساتویں آسمان پر ایک مقام کا نام) رہ گزر (راستہ) قاب قوسین (دو کمانوں یا دو ہاتھ کے برابر فاصلہ، مراد بہت نزدیک) گردِ سفر (سفر کا غبار، سفر کی دھول) حق کے قریں (خدا کے قریب)

مفہوم

سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ آپ ﷺ کی گزرگاہ ہے۔ قاب قوسین آپ ﷺ کے راستے کا غبار ہے۔ آپ ﷺ خدا کے قریب اور خدا آپ ﷺ کے قریب ہے۔ آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عظمت و بڑائی بیان کرتا ہے۔ شعر کے پہلے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی رسائی عالمِ بالا تک ہے۔ یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ بھی آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی منزل نہیں بلکہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی گزرگاہ ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی منزل اس سے بھی آگے عرشِ بریں تک ہے۔ سِدْرَۃُ الْمُنْتَہیٰ ساتویں آسمان پر ایک مقام کا نام ہے۔ بعض کے مطابق وہاں ایک بیری کا درخت ہے۔ اس مقام سے آگے

parho.pk

عالمِ بالا ہے جہاں تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔ وہاں نورِ الٰہی کی تجلیات اس قدر ہیں کہ جبریلِ امین کے بھی پر جلتے ہیں۔ چناں چہ شبِ معراج، جبریلِ امین سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ کر رک گئے اور فرمایا کہ اس سے آگے میرے پر جلتے ہیں۔ بقولِ شاعر:

پہنچ کے سدرہ پہ روح الامین کہنے لگے   یہاں سے آگے کا رستہ حضور جانتے ہیں (سرور حسین نقشبندی)

چناں چہ آگے کی منزلیں آپ ﷺ نے خود طے کیں۔ قرآن میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ولقد راہ نزلۃ اخریٰ○ عندسدرۃ المنتھیٰ○

ترجمہ: انھوں نے وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ (سورہ نجم: 13,14)

عالمِ بالا میں آپ خاتم النبیین ﷺ کہاں تک تشریف لے گئے یہ آپ خاتم النبیین ﷺ اور آپ خاتم النبیین ﷺ کا خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ پھر خدا نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنے دیدار کی نعمت سے نوازا۔ خدا نے اپنے لطف و رحمت سے آپ خاتم النبیین ﷺ کو اپنے قریب کیا یہاں تک کہ دو کمانوں یا دو ہاتھ کے برابر فاصلہ رہ گیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ثم دنا فتدلیٰ○ فکان قاب قوسین او ادنیٰ○ (سورہ نجم: 8,9)

ترجمہ: وہ قریب ہوا اور زیادہ قریب ہوا۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کچھ کم فاصلہ رہ گیا۔

قاب قوسین (دو کمانوں کے برابر فاصلہ) پر بات ختم ہو جاتی تو قرب متعین ہو جاتا لیکن خدا نے اَوْ اَدْنیٰ (یا اس سے بھی کم فاصلہ) فرمایا کہ قرب کی حد بھی مقرر نہ ہو۔ چناں چہ شاعر کہتا ہے کہ قاب قوسین تو آپ خاتم النبیین ﷺ کے سفرِ معراج کے راستے کا غبار ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ کو اس سے بھی آگے خدا کا قرب نصیب ہوا۔ بقول شاعر لکھنوی:

وہ اس ادا سے گئے تا بہ منزلِ معراج   کہ ہر کمال کو سکتہ ہے اس کمال کے بعد

اور بقول سرور حسین نقشبندی:

حدودِ طائرِ سدرہ حضور جانتے ہیں   کہاں ہے عرشِ معلیٰ حضور جانتے ہیں

تشریح طلب شعر کے دوسرے مصرع ''تو ہے حق کے قریں، حق ہے تیرے قریں'' کے الفاظ قربتِ الٰہی کو ظاہر کرتے ہیں۔ یعنی خدا آپ ﷺ کے قریب ہوا اور آپ ﷺ خدا کے قریب ہوئے۔ یہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی عظمت و شان ہے۔ یقیناً یہ بڑے فضل اور اعزاز کی بات ہے جو آپ خاتم النبیین ﷺ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ بقول شاعر:

خدا کے قرب میں جانا حضور جانتے ہیں   وصالِ رب کا ٹھکانہ حضور جانتے ہیں

(فریدی صدیقی مصباحی)

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بطور انسان اور بطور نبی و رسول ہر لحاظ سے بے مثال ہستی ہیں۔ آپ ﷺ ہر اعتبار سے کامل، اکمل اور مکمل انسان ہیں۔ آپ ﷺ انسان تو ہیں مگر عظیم الشان ہیں۔ نبی اور رسول تو ہیں مگر امام الانبیا اور خاتم الرُّسل بھی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ بشر تو ہیں مگر خیر البشر ہیں۔ الغرض آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

شعر فنی محاسن سے بھرپور ہے۔ مصرعِ اولیٰ میں ''رہ گزر میں تری'' اور ''گردِ سفر میں تری'' کے الفاظ ہم قافیہ و ہم ردیف ہیں۔ جس سے شعر میں ترنم اور موسیقیت پیدا ہو گئی ہے۔ مصرعِ ثانی میں ''تو ہے حق کے قریں، حق تیرے قریں'' کے الفاظ میں صنعتِ تکرار کے ساتھ ساتھ لفظوں کی ترتیب اُلٹنے سے ایک خاص لفظی اور معنوی حسن پیدا ہو گیا ہے۔ جس سے خدا اور رسول خاتم النبیین ﷺ کی قربت واضح ہوتی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ خدا کے اتنے قریب ہیں کہ آپ کے بغیر کوئی خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور خدا کو بھی آپ خاتم النبیین ﷺ کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں۔

شعر نمبر 5

کہکشاں ضو ترے سرمدی تاج کی، زلفِ تاباں حسیں رات معراج کی
"لیلۃ القدر" تیری منور جبیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حلِ لغت

کہکشاں (آسمان پر ستاروں کا سفید راستہ)، ضو (روشنی)، سرمدی تاج (دائمی تاج)، زلفِ تاباں (چمک دار زلف)، معراج (رسول ﷺ کا مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر کا سفر)، لیلۃ القدر (ماہِ رمضان کی ایک بابرکت رات)، منور جبیں (روشن پیشانی)

مفہوم

کہکشاں دراصل آپ خاتم النبیین ﷺ کے ابدی تاج کی روشنی ہے، آپ خاتم النبیین ﷺ کی زلف معراج کی حسین رات کا استعارہ ہے۔ لیلۃ القدر کی بابرکت رات آپ خاتم النبیین ﷺ کی روشن جبین ہے۔ اے نبی خاتم النبیین ﷺ آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین ﷺ سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر حضور اکرم خاتم النبیین ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کو مختلف تشبیہات کے ذریعے بیان کرتا ہے۔ شعر کے پہلے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ آسمان پر کہکشاؤں کی سفید روشنی دراصل آپ خاتم النبیین ﷺ کے تاجِ رسالت کی روشنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین ﷺ کو آخری رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت تمام جہانوں اور تمام زمانوں کے لیے ہے۔ باقی جتنے بھی انبیا و رسل تشریف لائے وہ سب خاص زمانے اور خاص علاقے کے لیے تھے۔ لیکن آپ خاتم النبیین ﷺ کی رسالت دائمی اور عالمی ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت کی روشنی سے تمام جہان منور ہے۔ جس طرح کہکشاں میں تمام نظامِ شمسی سمایا ہوا ہے اسی طرح آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت تمام دنیا کے لیے ہے۔ بقول شاعر:

ے نازاں ہے جس پہ حسن، وہ حسنِ رسول ہے — یہ کہکشاں تو آپؐ کے قدموں کی دھول ہے (کوثر نیازی)

اور بقول حفیظ تائب:

ے خوش بو ہے دو عالم میں تری اے گلِ چیدہ — کس مُنھ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ
تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں — دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

شاعر مزید کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی چمک دار زلف دراصل معراج کی حسین رات کا استعارہ (علامت) ہے۔ شبِ معراج خدا نے رسول خاتم النبیین ﷺ کو آسمانوں کی سیر کروائی۔ یہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی زندگی کا نہایت اہم واقعہ ہے۔

parho.pk

دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ لیلۃ القدر دراصل آپ خاتم النبیین ﷺ کی روشن جبین کا استعارہ ہے۔ لیلۃ القدر رمضان کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ یہ ایک بابرکت رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات تقدیر کے فیصلے ہوتے ہیں اور فرشتے روح الامین کے ہمراہ خدا کے حکم سے ہر معاملے میں فیصلے اور تقدیر کا قلم دان لے کر اُترتے ہیں۔ شاعر کہتا ہے کہ اے نبی خاتم النبیین ﷺ آپ ﷺ کی روشن پیشانی دراصل لیلۃ القدر کی مانند بابرکت ہے۔ آپ ﷺ کی پیشانی کشادہ، روشن اور چمک دار تھی۔ جس پر ہمہ وقت خوشی واطمینان کی کیفیت آشکار رہتی تھی۔ جو بھی آپ ﷺ کی پیشانی پر نظر ڈالتا تو پیشانی کی چمک دمک اور تابانی سے مسرور ہو جاتا اور اس کا دل سکون اور اطمینان سے بھر جاتا۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کی پیشانی پر کبھی اکتاہٹ اور بیزاری کی کیفیت نہیں دیکھی گئی۔ آپ ﷺ کی جبینِ اقدس سے نور کی شعاعیں پھوٹتی تھیں۔ حضرت حسانؓ آپ ﷺ کی پیشانی کی تعریف میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''رات میں آپ خاتم النبیین ﷺ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو وہ تاریکی میں روشن چراغ کی مانند چمکتی'' (شرح الزرقانی)

بقول شاعر:

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا — اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام (احمد رضا خاں)

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ اے نبی خاتم النبیین ﷺ آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بطور انسان اور بطور نبی و رسول ہر لحاظ سے بے مثال ہستی ہیں۔ آپ ﷺ ہر اعتبار سے کامل، اکمل اور مکمل انسان ہیں۔ آپ ﷺ انسان تو ہیں مگر عظیم الشان ہیں۔ نبی اور رسول تو ہیں مگر امام الانبیا اور خاتم الرُّسل بھی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ بشر تو ہیں مگر خیر البشر ہیں۔ الغرض آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔

شعر میں خوب صورت تشبیہات اور استعارات کے استعمال سے رسول خاتم النبیین ﷺ کی عظمت اور شان و شوکت کو واضح کیا گیا ہے۔ ''سرمدی تاج'' کا استعارہ آپ خاتم النبیین ﷺ کی نبوت و رسالت کی ابدیت کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ آپ کی زلفِ چمک دار کو ''معراج کی حسین رات'' سے تشبیہ دی گئی ہے۔ اسی طرح آپ خاتم النبیین ﷺ کی منور جبین کے لیے ''لیلۃ القدر'' کا استعارہ استعمال کیا ہے۔ مصرع اولیٰ میں تاج اور معراج، ہم قافیہ ہیں جس سے شعر میں روانی اور ترنم پیدا ہو گیا ہے۔ ''تجھ سا کوئی نہیں'' کی تکرار سے شعر کا صوتی حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت استعمال ہے۔

شعر نمبر 6

مصطفیٰ مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حل لغت

مصطفیٰ (چُنا ہوا، منتخب، منظورِ نظر، حضرت محمد ﷺ کا لقب)، مجتبیٰ (برگزیدہ، پسندیدہ، حضرت محمد ﷺ کا لقب)، مدح و ثنا (تعریف و توصیف)، بس میں نہیں (اختیار میں نہیں)، دسترس (رسائی، پہنچ)، لب (ہونٹ)، ہمت (طاقت) یارا (ہمت)

مفہوم

اے نبی خاتم النبیین ﷺ میں آپ کی تعریف و توصیف کا مکمل حق ادا نہیں کر سکتا۔ میرے دل کو ہمت نہیں ہوتی اور میرے ہونٹوں میں ایسی طاقت نہیں، کیوں کہ آپ خاتم النبیین ﷺ جیسی ہستی دنیا میں کوئی نہیں۔

parho.pk

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر کے پہلے مصرع میں شاعر نے نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دو صفاتی ناموں کا ذکر کیا ہے۔ مصطفیٰ اور مجتبیٰ۔ جن کا مطلب ہے چُنا ہوا، منتخب، برگزیدہ اور مقبولِ نظر وغیرہ۔ اس کے بعد شاعر کہتا ہے کہ اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم آپ ﷺ کی حمد و ثنا اور تعریف و توصیف کا حق میں ادا نہیں کر سکتا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے اوصاف اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی صفات کو کماحقہٗ بیان کرنا میرے بس میں نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذات اور صفات کا احاطہ کرنا ممکن نہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم خدا کے منتخب اور برگزیدہ رسول ہیں۔ خدا کے مقبولِ نظر ہیں۔ آپ ﷺ کی شان کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ کی ذات و صفات تک کسی انسان یا فرشتے کی رسائی نہیں۔ کسی کی مکمل تعریف بیان کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کی ذات اور صفات کے متعلق مکمل علم ہو۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ایسی ہستی ہیں جن کی شان ہر چیز سے بلند ہے۔ آپ ﷺ محبوبِ خدا ہیں، آپ خاتم الانبیا ہیں، آپ ﷺ عرب و عجم کے سردار ہیں۔ آپ ﷺ ازل و ابد کے حسین ہیں۔ آپ ﷺ اخلاق و کردار میں با کمال ہیں۔ آپ ﷺ حسن و خوبی میں بے مثال ہیں۔ آپ ﷺ وجہِ تخلیق کائنات ہیں۔ کوئی کیسے آپ ﷺ کی شخصیت، آپ ﷺ کے سراپا اور آپ ﷺ کے اوصافِ حمیدہ کا احاطہ کر سکتا ہے۔ یقیناً یہ کسی کے بس میں نہیں ہے۔ بقول شاعر:

بھلے ممکن ہو دنیا میں قدم زد آسماں کرنا ۔۔۔ مگر ممکن نہیں اوصافِ احمدؐ کو بیاں کرنا ۔۔۔ (یامین غوری)

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اتنے حسین و جمیل اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ مجھ جیسا ناچیز کیسے آپ ﷺ کا سراپا مکمل طور پر بیان کر سکتا ہے۔ ایسا کوئی نہیں ہے جسے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مانند کہہ سکوں۔ شاعر و ادیب کسی کا حسن و جمال اور سراپا بیان کرنے کے لیے عموماً تشبیہ اور استعارہ کا سہارا لیتے ہیں۔ کسی کی خوب صورتی بیان کرنے کے لیے پھول یا چاند کی مثال دی جاتی ہے۔ سخاوت اور رحم دلی بیان کرنے کے لیے سمندر، بادل اور دریا کی مثال دی جاتی ہے۔ یا کسی انسان کی شخصیت بیان کرنے کے لیے کسی دوسرے مشہور اور بڑے انسان کی مثال دی جاتی ہے۔ لیکن نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا مقام و مرتبہ کائنات میں سب سے اعلیٰ و ارفع ہے۔ چناں چہ شاعر اپنی بے بسی کا اظہار اور اعتراف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ ﷺ کی مدح و ثنا میرے بس میں نہیں ہے، صرف بس میں ہی نہیں بلکہ میری دسترس میں بھی نہیں ہے۔

ایک اور شعر میں سید نفیس الحسینی کہتے ہیں:

کوئی بتلائے کیسے سراپا لکھوں، کوئی ہے! وہ کہ میں جس کو تجھ سا کہوں
توبہ توبہ! نہیں کوئی تجھ سا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

تشریح طلب شعر کے دوسرے مصرعے میں شاعر کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ہستی اتنی عظیم اور بلند ہے کہ میرے دل کو ہمت نہیں ہوتی، میرے لبوں کو حوصلہ نہیں ہوتا کہ آپ ﷺ کے لیے کچھ کہوں۔ میری زبان لڑکھڑانے لگتی ہے۔ الفاظ لبوں پر آ کر رک جاتے ہیں کہ معلوم نہیں یہ لفظ، یہ جملے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شایانِ شان بھی ہیں یا نہیں۔ میرا دل لرز اٹھتا ہے کہ میرے الفاظ سے کہیں آپ ﷺ کی بے ادبی نہ ہو جائے۔ میرے حقیر سے لفظ آپ ﷺ کے مقام و مرتبہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ اتنی بلند ہستی کے سامنے میں حقیر سا انسان کچھ حیثیت نہیں رکھتا۔ سمندر کے سامنے قطرہ بے معنی، بے وقعت اور بے حیثیت ہوتا ہے۔ ایک قطرہ بھلا سمندر کا احاطہ کیسے کر سکتا ہے؟ بقول یامین غوری:

کہاں میری ہستی؟ کہاں نعت احمدؐ؟ | میں قطرہ ذرا ما حضورؐ اِک سمندر

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ کائنات میں کوئی ایسا نہیں جسے آپ ﷺ جیسا کہوں یا جسے آپ ﷺ کی مثال کہوں۔ ایسا خیال بھی محال ہے۔ ہر مثال اور ہر تشبیہ آپ ﷺ کے مقام ومرتبہ کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے۔ کیوں کہ کوئی بھی آپ ﷺ جیسا نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ ہر اعتبار سے کامل، اکمل اور مکمل ہیں۔ آپ خاتم النبیین ﷺ بطور انسان اور بطور نبی و رسول ہر لحاظ سے بے مثال ہستی ہیں۔ آپ ﷺ انسان تو ہیں مگر عظیم الشان ہیں۔ نبی اور رسول تو ہیں مگر امام الانبیا اور خاتم الرُّسل بھی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ بشر تو ہیں مگر خیر البشر ہیں۔ الغرض آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ بقول شاعر:

کوئی مثال نہیں تھی، کوئی مثال نہیں | تری مثال سے پہلے، تری مثال کے بعد (شاعر لکھنوی)

اور بقول مفتی لطف بدایونی:

رخِ مصطفیٰؐ ہے وہ آئینہ کہ اب اور ایسا آئینہ | نہ کسی کی بزمِ خیال میں، نہ دکانِ آئینہ ساز میں

ایک اور شاعر کہتے ہیں:

ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

شعر میں بلا کی روانی اور سلاست موجود ہے۔ "مصطفیٰ، مجتبیٰ"، "مدح وثنا" اور "بس میں نہیں، دسترس میں نہیں" کے الفاظ میں صوتی آہنگ باکمال ہے۔ "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار نے شعر کے حسن کو مزید بڑھا دیا ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت استعمال ہے۔

parho.pk

شعر نمبر 7

چار یاروں کی شانِ جلی ہے بھلی، ہیں یہ صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ
شاہدِ عدل ہیں یہ ترے جانشیں، تجھ سا کوئی نہیں

حلِ لغت

یار (دوست)، شانِ جلی (نمایاں شان)، بھلی (اچھی، خوب صورت)، شاہدِ عدل (عدل وانصاف کے گواہ، عدل و انصاف کے پیکر)، جانشیں (نائب، خلیفہ)

مفہوم

اے نبی خاتم النبیین ﷺ آپ کے چاروں دوستوں کی شان وشوکت نمایاں ہے۔ آپ خاتم النبیین ﷺ کے یہ خلفائے راشدین عدل وانصاف کے پیکر ہیں۔ بلاشبہ آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم وادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین ﷺ سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔

تشریح طلب شعر میں شاعر نبی کریم خاتم النبیین ﷺ کے اصحاب خلفائے راشدین کی عظمت بیان کرتا ہے۔

شعر کے پہلے مصرع میں شاعر کہتا ہے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چاروں خلفائے راشدین کی شان پوری دنیا میں نمایاں اور نہایت بھلی ہے۔ ان کا نام اور ان کا کام پوری دنیا میں روشن ہے۔ یہ وہ ہیں جو پہلے پہل ایمان لانے والے ہیں۔ سفر وحضر میں آپ خاتم النبیین ﷺ کے ساتھ رہے۔ انھوں نے دین کی خاطر سختیاں جھیلیں اور مشقتیں برداشت کیں۔ پیٹ پر پتھر باندھے۔ اپنا گھر بار چھوڑا۔ اپنا سب کچھ آپ خاتم النبیین ﷺ پر اور دینِ خدا پر لُٹا دیا۔ شاعر نے آپ خاتم النبیین ﷺ کے چار

اصحاب حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمانِ غنیؓ اور حضرت علیؓ کا ذکر کیا ہے۔ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ اولین ایمان لانے والوں میں سے ہیں۔ ابتدا سے آخر تک آپ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی صحبت میں رہے۔ ہجرت کے وقت نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ ہی کو اپنے ہمراہ لے کر گئے۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اپنا سارا مال و متاع نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیا۔ جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے پوچھا کہ گھر والوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ گھر والوں کے لیے خدا اور رسول ہیں۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس ؎ صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول بس

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہؓ کا نکاح بھی رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے کروایا۔ رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے وصال کے بعد جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے تو آپؓ نے بہت ہی فقر و فاقہ کی زندگی بسر کی۔ وفات کے وقت جو لباس پہنا ہوا تھا اسی میں آپؓ کو دفن کیا گیا۔ آپؓ کی قبر نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی قبر مبارک کے ساتھ بنی۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ اسلام کے سب سے بہادر اور جری سپاہی تھے۔ ان کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو تقویت ملی۔ انھوں نے اپنی بیٹی حضرت حفصہؓ کا نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے نکاح کروایا۔ حضرت عمرؓ جب خلیفہ بنے تو اپنے عدل و انصاف کی وجہ سے انصاف پسند اور عادل حکمران مشہور ہو گئے اور عدلِ فاروقی ضرب المثل بن گیا۔ آپؓ کے زمانے میں کثیر تعداد میں فتوحات ہوئیں۔ قیصر و کسریٰ کی وسیع سلطنتیں اسلامی ریاست میں داخل ہو گئیں۔ ایران، عراق، مصر، شام اور بیت المقدس آپؓ کے دورِ حکومت میں فتح ہوئے۔ 22 لاکھ مربع میل پر آپؓ کی حکمرانی قائم ہوگئی اور اسلام تمام دنیا میں پھیل گیا۔ مؤرخین نے یہاں تک کہا "اگر اسلام کو ایک عمر اور مل جاتا تو آج دنیا میں کوئی اور مذہب نہ ہوتا۔" آپؓ نے نظامِ حکومت میں بہت سی اصلاحات کیں۔ ملک کو صوبوں میں تقسیم کیا، پولیس کا محکمہ قائم کیا، سرکاری افسروں اور گورنروں کے احتساب کے لیے سخت قوانین بنائے، باقاعدہ فوج اور فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔ سڑکیں، سرائے اور چوکیاں بنوائیں۔ زراعت کی ترقی کے لیے نہریں کھدوائیں۔ بیت المال کو مستحکم کیا۔ الغرض ملکی انتظام میں آپؓ نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ وفات کے بعد آپؓ کی قبر بھی نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی قبر کے ساتھ بنی۔

خلیفہ سوم حضرت عثمانِ غنی انتہائی نرم طبیعت اور باحیا شخصیت کے مالک تھے۔ عرب کے دولت مند لوگوں میں آپؓ کا شمار ہوتا تھا۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی دو صاحبزادیاں (پہلے رقیہ، پھر ان کی وفات کے بعد اُمِ کلثوم) آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں یکے بعد دیگرے آئی تھیں۔ اسی نسبت سے آپؓ کو ذُوالنُّورَین یعنی دو نور والا بھی کہا جاتا ہے۔ اپنی سخاوت اور دریا دلی کی وجہ سے غنی مشہور ہوئے۔ مدینہ میں جب مہاجرین کو پانی کی اشد ضرورت تھی تب آپؓ نے پانی کا کنواں خرید کر لوگوں کے لیے وقف کر دیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے آخری سالوں میں کچھ ناخوش گوار واقعات ہوئے اور باغیوں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا۔

خلیفہ چہارم حضرت علیؓ بچپن ہی میں ایمان لے آئے تھے۔ ہجرت کے وقت نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنے بستر پر آپؓ ہی کو چھوڑ کر تشریف لے گئے تھے۔ آپؓ نے تمام عمر نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے ساتھ گزاری۔ کسی بھی جنگ میں نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کو تنہا نہیں ہونے دیا۔ جنگوں میں آپؓ کا کردار سب سے نمایاں ہوتا تھا۔ آپؓ کو فاتح خیبر کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی حضرت فاطمہؓ کی شادی آپؓ سے ہوئی۔ آپؓ عبادت و ریاضت، سخاوت اور شجاعت میں مثالی شخصیت تھے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے اصحاب ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں بہت نرم دل ہیں۔ تم اُنھیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے اور سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ وہ صرف اللہ کی رضا اور فضل کے طالب ہیں۔ ان کی نشانی، اُن

کے چہروں پر سجدوں کے اثرات (بصورت نور) نمایاں ہیں۔ اُن کے یہ اوصاف تورات میں بھی مذکور ہیں۔ (سورہ فتح: 29)
دوسرے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے یہ اصحاب آپؐ کے تربیت یافتہ تھے۔ آپؐ کے یہ جانشین آپ ﷺ ہی کی طرح عدل و انصاف کے پیکر تھے۔ انھوں نے دنیا کو حکمرانی کے اصول دیے۔ اخلاق و کردار میں یہ مثالی حکمران تھے۔ مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں:

ہم مرتبہ ہیں یارانِ نبی ﷺ کچھ فرق نہیں ان چاروں میں ... ہیں کرنیں ایک ہی مشعل کی بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ

بلاشبہ آپ ﷺ کے یہ اصحاب ستاروں کی مانند ہیں جو ہر مسلمان کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ یہ وہ ہیں جنھوں نے اسلام کے لیے اپنا تن من دھن قربان کر دیا تھا۔ یہ وہ ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ کے سلام آئے۔ جنھیں دنیا ہی میں جنت کی بشارتیں ملیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى (سورہ حدید: 10)

ترجمہ: ان سب کے لیے اللہ (جنت کا) خوب صورت وعدہ فرما چکا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ٥

ترجمہ: اللہ ان سب سے راضی ہو گیا اور وہ سب اللہ سے راضی ہو گئے اور اللہ نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، ان میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورہ توبہ: 100)

آخر میں شاعر کہتا ہے اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم آپ جیسا کوئی نہیں ہے۔ شعر میں شاعر نے کمال مہارت سے چاروں خلفائے راشدین کے نام موتی کی طرح پرو دیے ہیں۔ مصرع اولیٰ میں "جلی، بھلی، اور علی" کے الفاظ کے صوتی آہنگ سے شعر کا حسن دوبالا ہو گیا ہے۔ مصرع ثانی میں "تجھ سا کوئی نہیں" کی تکرار ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت استعمال ہے۔

شعر نمبر 8

اے سراپا نفیسؔ انفسِ دو جہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

حل لغت

سراپا (سر سے پاؤں تک، مکمل طور پر)، نفیس (پاکیزہ)، انفسِ دو جہاں (دو جہانوں کے پاکیزہ ترین)، سرورِ دلبراں (محبوبوں کے سردار)، دلبرِ عاشقاں (عاشقوں کے محبوب)، جانِ حزیں (غمگین جان، مغموم دل)

مفہوم

اے دو جہانوں میں سب سے پاکیزہ ہستی، آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم عاشقوں کے محبوب اور محبوبوں کے سردار ہیں۔ میری غمگین جان آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ڈھونڈ رہی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم جیسا کوئی نہیں ہے۔

تشریح

سید نفیس شاہ حسینی مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کا اصل نام انور حسین تھا۔ علم و ادب کی دنیا میں سید نفیس الحسینی کے نام مشہور ہوئے۔ خطاطی اور شاعری ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ انھیں رسول خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے والہانہ عشق و محبت تھی جس کا اظہار ان کے کلام میں نظر آتا ہے۔
تشریح طلب شعر کے پہلے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم آپ سراپا پاکیزہ ہستی ہیں۔ دو جہانوں میں سب سے پاکیزہ ذات آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ہے۔ آپ ﷺ حسب و نسب میں سب سے بلند

اوراخلاق وکردار میں سب سے پاکیزہ۔آپ قول وقرار میں پاکیزہ۔آپ ﷺ جسمانی اور روحانی لحاظ سے پاکیزگی کے منبع ہیں۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کا جسمِ اطہر ہر طرح کی آلائشوں سے پاک تھا۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام طاہر بھی ہے۔جس سے نفاست ولطافت ظاہر ہوتی ہے۔

شاعر مزید کہتا ہے کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم عاشقوں کے محبوب ہیں اور محبوبوں کے بھی سردار ہیں۔دنیا میں جتنے بھی محبوب لوگ ہیں اُن میں سب سے زیادہ آپ ﷺ محبوب ہیں۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت واطاعت جزوِایمان ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت واطاعت کے بغیر کوئی عمل اور کوئی عقیدہ قابلِ قبول نہیں۔کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کے دل میں نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت اور عزت تمام دنیا سے بڑھ کر نہ ہو۔فرمانِ نبوی ﷺ ہے:

''کوئی بندہ اُس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک مَیں اُسے اُس کے اہل وعیال ، مال اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔'' (صحیح مسلم:168)

اللہ کی اطاعت بھی تبھی قابلِ قبول ہوگی جب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی اطاعت کی جائے گی۔آپ کی اطاعت گویا اللہ کی اطاعت ہے۔الغرض ہمارے ایمان کی حقیقت آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم سے محبت اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی عظمت کے اعتراف میں پوشیدہ ہے۔بقول شاعر:

محمدؐ کی محبت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے　　اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

شعر کے دوسرے مصرع میں شاعر کہتا ہے کہ اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ! میری غمگین زندگی آپ ﷺ کو ڈھونڈ رہی ہے۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی میری زندگی کے دکھوں کا مداوا کرسکتے ہیں۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی مجھ بیمار کے مسیحا ہیں۔شاعر نے یہاں یہ نہیں کہا کہ میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ڈھونڈ رہا ہوں بلکہ شاعر کہتا ہے میری ''جانِ حزیں'' آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو ڈھونڈ رہی ہے۔گویا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی وہ ہستی ہیں جس سے میرے مغموم دل کو سکون میسر آسکتا ہے۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی کی ذات میری جانِ حزیں کی بقا وسلامتی کا ذریعہ ہے۔زندگی کی خوشیاں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی سے وابستہ ہیں۔آپ ﷺ ہی کے دم قدم سے اس کی رونقیں اور رعنائیاں ہیں۔جیسا کہ مولانا ظفر علی خاں کہتے ہیں:

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمھی تو ہو　　ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمھی تو ہو

شاعر کہتا ہے کہ دنیا کی مشکلات اور پریشانیاں مجھے گھیر لیتی ہیں۔رنج والم میرے دل کو پژمردہ کردیتے ہیں ایسے میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت کے لیے روضے پر حاضری اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی یاد ہی میرے دل کو تروتازہ کرسکتی ہے اور مری روح کو سکون اور دل کو زندگی بخش سکتی ہے۔چناں چہ میرے دل میں ہر لحہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے دیدار کی خواہش مچلتی رہتی ہے۔میری شدید تمنا ہے کہ کسی طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے یا آپ ﷺ کے روضے پر حاضری کی سعادت مل جائے۔ایک عاشق کے لیے محبوب کے در پر حاضری اور اس کے دیدار سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوسکتی ہے؟

بلاشبہ ایک سچے مسلمان کے لیے حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی ذاتِ گرامی ہی سب سے بڑھ کر عزیز ہوتی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت کی خواہش اس کے دل میں ہمہ وقت مچلتی رہتی ہے اور آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی محبت ہی اس کے غموں کا مداوا، اس کا دلی سکون اور اس کا جینا اور مرنا ہوتا ہے۔

جس طرح بارش مردہ زمین کو زندہ کردیتی ہے، کمزور اور مرجھائے ہوئے درختوں کو غذا پہنچا کر سرسبز وتر تازہ کرتی ہے، بالکل

parho.pk

اسی طرح آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی زیارت سے میرا مرجھایا ہوا دل زندہ ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت کی کامیابیاں حاصل ہوتی ہیں۔ روزِ آخرت گناہوں پر پکڑ اور جہنم کا خوف جب مجھے بے چین کرنے لگتا ہے تو آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی شفاعت کی امید مجھے اطمینان دیتی ہے اور میرے دل کے لیے تسلی کا باعث بنتی ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم ہی بے نواؤں اور بے کسوں کا ماویٰ و ملجا ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم دکھی انسانیت کے لیے رحمت و مسرت ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی نوازشیں اور مہربانیاں، امیر و غریب، شاہ و گدا، اعلیٰ و ادنیٰ، سب پر یکساں ہیں۔ بقول: مولانا ظفر علی خاں

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے   اے تاجدارِ یثرب و بطحا تھیؐ تو ہو

آخر میں شاعر کہتا ہے کہ آپ ﷺ جیسا کوئی نہیں ہے۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم بطور انسان اور بطور نبی و رسول ہر لحاظ سے بے مثال ہستی ہیں۔ آپ ﷺ ہر اعتبار سے کامل، اکمل اور مکمل انسان ہیں۔ آپ ﷺ انسان تو ہیں مگر عظیم الشان ہیں۔ نبی اور رسول تو ہیں مگر امام الانبیا اور خاتم الرُسل بھی ہیں۔ اسی طرح آپ ﷺ بشر تو ہیں مگر خیر البشر ہیں۔ الغرض آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم جیسا کوئی نہیں ہے۔

شعر فنی محاسن سے بھرپور ہے۔ ''نفیس اور انفس'' اسی طرح ''دلبر اور دلبراں'' کے الفاظ صنعتِ اشتقاق کا بہترین نمونہ ہیں۔ شاعر نے کمال مہارت سے اپنا تخلص ''نفیس'' بھی شعر میں اس طرح پرو دیا ہے کہ وہ بھی شعر کے مفہوم کا حصہ بن گیا ہے۔ ''تجھ سا کوئی نہیں'' کی تکرار نے شعر کے صوتی حسن کو دوبالا کر دیا ہے۔ یہ صنعتِ تکرار کا خوب صورت استعمال ہے۔ شعر روانی اور سلاست سے بھرپور ہے۔

parho.pk

مشقی سوالات

سوال 1 مختصر جواب دیں۔

(الف) رسولِ امیں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم اور خاتم المرسلیں ﷺ کس عظیم ہستی کو کہا جاتا ہے؟

جواب: رسولِ امیں اور خاتم المرسلیں حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کو کہا جاتا ہے۔ یہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے القابات ہیں۔ رسولِ امیں کا مطلب دیانت دار رسول ہے۔ آپ خدا کے سچے اور امانت دار رسول تھے۔ قول و قرار کو پورا کرتے تھے۔ لوگ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھواتے تھے۔ تجارتی لین دین اور ذاتی معاملات میں آپ کی امانت داری بے مثال تھی۔ خاتم المرسلیں سے مراد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم پر نبوت و رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا۔ اب آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ اس لیے آپ کو خاتم المرسلین کہا جاتا ہے۔

(ب) ''سدرۃُ المنتہیٰ'' اور ''قابَ قوسین'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: سدرۃُ المنتہیٰ: سِدْرَۃُ المُنتہیٰ ساتویں آسمان پر ایک مقام کا نام ہے۔ بعض کے مطابق وہاں ایک بیری کا درخت ہے۔ اس مقام سے آگے عالمِ بالا ہے جہاں تک کسی کی بھی رسائی ممکن نہیں۔ وہاں نورِ الٰہی کی تجلیات اس قدر ہیں کہ جبریل امین کے بھی پَر جلتے ہیں۔

قاب قوسین: عربی کی ترکیب ہے جو قرآن مجید کی سورۃ النجم میں مذکور ہے۔ اس کے معنی ہیں دو کمانوں کے درمیان فاصلہ یعنی اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ کے درمیان کمال قربت جس کی کوئی حد نہیں۔

(ج) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے نسب کے حوالے سے شاعر نے کیا کہا ہے؟

جواب: حسب و نسب کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہیں۔ حسب ماں کی جانب سے خاندان کو کہتے ہیں جب کہ نسب باپ کی جانب سے خاندان کو کہتے ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم عالی حسب اور عالی نسب ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے شجرہ نسب میں عبداللہؓ سے آدم علیہ السلام تک آپ ﷺ کے سبھی والدین اعلیٰ اخلاق و اطوار کے مالک تھے۔ سخاوت، رحم دلی اور

خدمتِ خلق میں بے مثل تھے۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی والدہ کا نام حضرت آمنہؓ بنت وہب تھا۔جن کا تعلق قبیلہ قریش کی ایک شاخ بنو زہرہ سے تھا۔اس طرح والد اور والدہ دونوں جانب سے آپ ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔دونوں نسبتیں اعلیٰ ہیں۔

(د) شاعر نے رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے کس سفر کے بارے میں کیا کہا ہے؟

جواب: شاعر نے رسول ﷺ کے سفرِ معراج کے بارے میں کہا ہے کہ آپ کی رسائی سدرۃ المنتہیٰ سے بھی آگے ہے۔معراج کے سفر میں سدرۃ المنتہیٰ کا مقام بھی پیچھے رہ گیا۔عالمِ بالا میں آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم خدا کے قرب میں چلے گئے۔یہاں تک دو ہاتھ (قاب قوسین) جتنا فاصلہ رہ گیا یا شاید اس سے بھی کم۔آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم خدا کے قریب ہوئے اور خدا آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کے قریب ہوا۔

(ہ) شاعر نے رسول پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مدح وثنا میں کون کون سے الفاظ بہ طور قافیہ استعمال کیے ہیں۔

جواب: شاعر نے رسولِ پاک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم کی مدح وثنا میں درج ذیل الفاظ بہ طور قافیہ استعمال کیے ہیں: خاتم المرسلیں، درِ ثمیں، سید الآخریں، قریں، منور جبیں

سوال 2 درست جواب کی نشان دہی کریں:

(الف) یہ نعت ہیئت میں لکھی گئی ہے:

(الف) غزل کی (ب) مخمس کی (ج) مسدس کی (د) مثنوی کی

(ب) نعت کے اشعار میں صنعت نمایاں ہے:

(الف) صنعت تضمین (ب) صنعت مراعات النظیر (ج) صنعت تکرار (د) صنعت لف ونشر

(ج) "سکہ رواں ہونا" اردو قواعد کی رو سے ہے: (شاملِ نصاب نعت میں اس سوال سے متعلق شعر موجود نہیں ہے)

(الف) ضرب المثل (ب) روزمرہ (ج) محاورہ (د) کنایہ

(د) "رسولِ امیں" اردو قواعد کی رو سے ہے۔

(الف) مرکب عطفی (ب) مرکب اضافی (ج) مرکب توصیفی (د) مرکب عددی

(د) نعت کے چوتھے شعر میں صنعت استعمال ہوئی ہے۔

(الف) صنعت تجنیس (ب) صنعت تضاد (ج) صنعت تلمیح (د) صنعت حسن تعلیل

(ہ) یہ نعت شاعر کے مجموعہ شاعری سے لی گئی ہے:

(الف) "گلہائے نعت" سے (ب) "صلو علیہ وآلہ" سے (ج) "برگ گل" سے (د) "نفائس النبی ﷺ" سے

سوال 3 اس نعت میں استعمال ہونے والی تراکیب کی نشان دہی کریں۔

جواب: رسولِ امیں ﷺ، خاتم المرسلیں ﷺ، خوش لقب، عالی نسب، والا حسب، دُود مانِ قریشی، دُرِ ثمیں، بزمِ کونین، سید الاولین، سید الآخریں، رہ گزر، قاب قوسین، گردِ سفر، زلفِ تاباں، منور جبیں، مدح وثنا، شانِ جلی، صدیقؓ وفاروقؓ وعثمانؓ وعلیؓ، شاہدِ عدل، جانشیں، سراپا نفیسؒ، انفسِ دوجہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں، جانِ حزیں

سوال 4 نعتیہ متن کے اہم نکات کو سمجھتے ہوئے نعت کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب: دیکھیے خلاصۂ نظم۔

تلمیح: جب کلام میں کسی تاریخی، قرآنی، مذہبی یا کسی سماجی واقعہ کو چند لفظوں میں اشارۃً یوں بیان کیا جائے کہ سارا واقعہ تازہ ہو جائے تو اس کو تلمیح کہتے ہیں۔مثلاً: درج ذیل اشعار میں ابنِ مریم اور چاہِ یوسف کی تلمیحات استعمال ہوئی ہیں:

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی (مرزا غالب)

آ رہی ہے چاہِ یوسف سے صدا
دوست یاں تھوڑے ہیں اور بھائی بہت (الطاف حسین حالی)

سوال 5 زیرِ مطالعہ نعت میں استعمال ہونے والی تلمیحات کی نشان دہی کریں اور ان کی وضاحت کریں۔

جواب:

تلمیحات	وضاحت
سدرۃ المنتہیٰ:	سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان پر ایک مقام کا نام ہے۔ بعض کے مطابق ایک بیری کا درخت ہے۔ اس مقام سے آگے عالمِ بالا ہے جہاں تک کسی کی رسائی ممکن نہیں۔ وہاں نورِ الٰہی کی تجلیات اس قدر ہیں کہ جبریل امین کے بھی پَر جلتے ہیں۔ سورہ نجم کی آیت 14 میں سدرۃ المنتہیٰ کا ذکر ہے۔
قاب قوسین:	قاب قوسین (دو کمانوں یا دو ہاتھوں کے برابر فاصلہ)، شبِ معراج رسول ﷺ خدا کے اتنے قریب ہوئے کہ صرف دو ہاتھ جتنا فاصلہ رہ گیا۔ بعض مفسرین کے مطابق یہ پہلی وحی کے نزول کے وقت جبریل امین سے ملاقات کا ذکر ہے۔ سورہ نجم کی آیت 9 میں قاب قوسین کے الفاظ آئے ہیں۔
معراج:	معراج کا سفر رسول ﷺ کی زندگی کا مشہور واقعہ ہے۔ ایک رات جبریل امین خدا کے حکم سے آپ خاتم النبیین ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مسجدِ حرام، مسجد اقصیٰ اور وہاں سے آسمانوں کی سیر پر لے گئے۔ جہاں آپ خاتم النبیین ﷺ کی خدا سے ملاقات ہوئی۔ سورہ بنی اسرائیل کی پہلی آیت میں اس کا ذکر آیا ہے۔
لیلۃ القدر:	لیلۃ القدر رمضان کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ یہ ایک بابرکت رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس رات تقدیروں کے فیصلے ہوتے ہیں اور فرشتے روح الامین کے ہمراہ خدا کے حکم سے ہر معاملے میں فیصلے اور تقدیر کا قلم دان لے کر اترتے ہیں۔ قرآن میں سورہ قدر میں اس رات کا ذکر ہے۔

سوال 6 شعری محاسن کی روشنی میں درج ذیل اشعار کی تشریح کریں:

مصطفیٰ مجتبیٰ، تیری مدح و ثنا، میرے بس میں نہیں، دسترس میں نہیں
دل کو ہمت نہیں، لب کو یارا نہیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں
اے سراپا نفیسِ انفسِ دوجہاں، سرورِ دلبراں، دلبرِ عاشقاں
ڈھونڈتی ہے تجھے میری جانِ حزیں، تجھ سا کوئی نہیں، تجھ سا کوئی نہیں

جواب: دیکھیے تشریحات۔

سوال 7 سمعی و بصری ذرائع سے کسی معروف شاعر کی کوئی نعت پڑھیں اور اس پر تبصرہ کریں۔

۸۔ درج ذیل نعت کے اشعار درست تلفظ اور لب و لہجہ کے ساتھ پڑھیں اور ان کے معانی پر غور کرتے ہوئے اپنی زندگی کے لیے رہنمائی حاصل کریں:

تو مقصد تخلیق ہے تو حاصل ایماں
جو تجھ سے گریزاں وہ خدا سے ہے گریزاں
کردار کا یہ حال صداقت ہی صداقت
اخلاق کا یہ رنگ کہ قرآن ہی قرآں
اشکوں سے ترے، دین کی کھیتی ہوئی سیراب
فاقوں نے ترے، دہر کو بخشا سر و ساماں (ماہر القادری)

نظم بہ لحاظ ہیئت: (غزل، مخمس، مسدس)

غزل: غزل کے تمام اشعار آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ پہلا شعر مطلع ہوتا ہے جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔ باقی تمام اشعار کا مصرع ثانی مطلعے سے ہم قافیہ ہوتا ہے۔ آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص ہو مقطع کہلاتا ہے۔ شاملِ نصاب نعت غزل کی ہیئت میں لکھی گئی ہے۔

parho.pk

مخمس: ایسی نظم ہوتی ہے جس کے ہر بند میں پانچ مصرعے ہوتے ہیں۔

مسدس: ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھے مصرعے ہوتے ہیں۔

علامہ اقبالؒ کے درج ذیل نعتیہ اشعار مسدس کی ہیئت میں ہیں:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمنِ دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساقی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو، خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو، تم بھی نہ ہو
خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبضِ ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے (جواب شکوہ: بانگ درا)

۹۔ شامل نصاب نعت میں بھی ایک شعر میں یارانِ نبی ﷺ کی توصیف بیان کی گئی ہے اس کی وضاحت کریں اور چاروں یارانِ نبی ﷺ کی خصوصی صفات بتائیں۔

جواب: دیکھیے شعر نمبر 7 کی تشریح۔

۱۰۔ درج ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کے ساتھ واضح کریں:

الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب	الفاظ	اعراب
عقیدہ	عَقِیدَہ	لقب	لَقَبْ	حسب	حَسَبْ
دودمان	دُوْدمَان	درثمین	دُرِّ ثَمِیْن	منظر	مَنْظَر
قوسین	قَوْسَیْن	کہکشاں	کَہْکَشَاں		

سرگرمیاں برائے طلبہ:

۱۔ کالج میں اس نعت کو تحت اللفظ پڑھنے کے مقابلے میں حصہ لیں۔

۲۔ علامہ اقبالؒ کے نعتیہ کلام کو ترنم سے پڑھنے کے مقابلے کا کلاس میں اہتمام کریں۔

ہدایات برائے اساتذہ:

۱۔ طلبہ کو اردو میں نعت گوئی اور نعت خوانی کی روایت کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔

۲۔ طلبہ کو نعت میں مذکور صفات النبی ﷺ کے ذریعے سے اپنے کردار و عمل اور اخلاق کو سنوارنے کی تلقین کریں۔

۳۔ شامل نصاب نعت کی بلند خوانی کریں اور وضاحت طلب پہلوؤں کی وضاحت کریں۔

parho.pk